

خوارج۔ کبار صحابہ کرام کے قاتل

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت

www.alfitan.com



ادارہ ردالفتن

خوارج، کبار صحابہ کے قاتل سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت



خوارج، کبار صحابہ کے قاتل
سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت
حافظ عمر خطاب بھٹوی حفظہ اللہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد !

خوارج کی تاریخ میں ایک یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اپنے خود ساختہ استدلال کی بنیاد پر امت کے کبار اور معزز لوگوں کو بھی قتل کرنے سے گریز نہیں کرتے، چاہے وہ نبی کے معزز اصحاب ہی کیوں نہ ہوں۔ چنانچہ ہم تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی

کرتے ہیں تو میں نے نظر آتا ہے کہ خوارج نے جن کبار صحابہ کو قتل کیا ہے ان میں سے چار صحابہ کرام عشرہ مبشرہ میں سے ہیں کہ جنہیں زبان نبوت سے جنت کی خوشخبری سنائی گئی ہے چنانچہ ان اصحاب رسول کے ساتھ خوارج نے جو سلوک کیا ، میں اس کو فرداً فرداً بیان کر رہا تھا

چنانچہ امت مسلمہ میں خوارج کے ہاتھوں سب سے پہلے شہید ہونے والے صحابی سیدنا عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ ہیں جبکہ ان کے بعد سیدنا زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کا نام آتا ہے اور ان کے بعد خوارج کے ہاتھوں اللہ کی جنتوں کے مہمان بننے والے جلیل القدر صحابی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں ، ہم ان کی شہادت کی دلدوز داستان بھی بیان کریں گے

یہاں اب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مختصر حالات زندگی اور فضائل و مناقب پر روشنی ڈالنا چاہوں گا تاکہ قاری پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے کہ خوارج اسلام کا لبادہ اوڑھنے ہوئے اسلام کے بدترین دشمن ہیں اور ان کا سب سے بڑا مشن اسلام کو بچانا نہیں بلکہ امت مسلمہ کے ان قائدین کو دھوکے سے شہید کرنا ہے کہ جو امت محمدیہ کے لئے سرمایہ افتخار ہیں

حالات زندگی اور خدمات:

علی بن ابی طالب (599ء - 661ء) رجب کی تیسری تاریخ کو شہر مکہ میں خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے یہ نبی کے چچا زاد بھائی اور داماد ہیں بچپن میں نبی کے گھر آئے اور وہیں پرورش پائی اور انہی کی زیر نگرانی آپ کی تربیت ہوئی حضرت علی پہلے بچے تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا آپ کی عمر اس وقت تقریباً دس یا گیارہ سال تھی

اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر بھی مشکلات

آئی۔۔۔جرت کے وقت نبی کے بستر پر آرام کیا اور حالت یہ تھی گھر سے باہر قریش کے سارے قبائل کے بدترین حرب و جنگ کے ماہر لوگ نبی کو قتل کرنے کا خیال دل میں رکھے باہر کھڑے تھے اور موقع کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔جرت کے بعد تمام غزوات میں نبی کے ہمراہ رہے۔۔۔خندق کے موقع پر قریش کے ایک بڑے سورما عمرو بن عبدودجو کے خندق پار کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اس کے مقابلہ سے لوگ کتراتے تھے، اس کو قتل کیا۔ خیبر کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں خیبر فتح کروایا۔ ایک غزوہ میں نبی نے اپنا نائب بنایا۔ یہ کاتب نبی تھے، چنانچہ جب سہیل نے صلح حدیبیہ کے موقع پر ”رسول اللہ“ کا لفظ مٹانے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا، پھر نبی نے خود اپنے ہاتھوں سے وہ لفظ مٹایا۔ وفات نبوی کے بعد خلفاء ثلاثہ کے مشیر خاص رہے۔۔۔چنانچہ تمام خلفاء میں سے کسی نے بھی انہیں کسی غزوہ میں شرکت کرنے کی اجازت نہ دی۔ یہ صحابہ میں بدترین قاضی تھے، اللہ نے معاملہ کے تک پہنچنے کا ایک خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ یہ بدترین فقیہ تھے اور اہل علم اور کبار صحابہ میں سے شمار کئے جاتے تھے، چنانچہ جب صحابہ کسی مسئلہ میں تردد کا شکار ہو جاتے تو ان سے رجوع کرتے۔ جناب عثمان کی شہادت کے بعد امت نے انہیں بالاتفاق خلیفہ بنا دیا۔ (اختلافات اس بات پر تھے کہ جناب علی رضی اللہ عنہ قاتلین عثمان سے فوراً بدلہ لیں لیکن جناب علی کا یہ خیال تھا کہ حالت کو سنبھل لینا دیر پھر ان کا قصاص لیا جائے گا)

شہادت:

مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت خوارج کے ہاتھوں ہوئی۔ یہ وہی گروہ ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں میں شامل تھا۔ بعد میں ان میں اختلافات پیدا ہو گئے اور خوارج نے اپنی جماعت الگ بنا لی۔ باغی جماعت کے بقیہ ارکان بدستور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گرد و پیش میں موجود رہے۔ تاہم ان کی طاقت اب

کمزور پڑ چکی تھی

چنانچہ جناب علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے جنگ نہروان میں خارجیوں کی جڑ کا ٹنڈے کے بعد بھاگنے والے خارجیوں میں سے تین خارجی ابن ملجم، برک بن عبداللہ اور عمرو بن بکر تیمی اکٹھے ہوئے اور انہوں نے منصوبہ بنایا کہ حضرت علی، معاویہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کو ایک ہی رات میں قتل کر دیا جائے

انہوں نے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ خود ساختہ فروخت کیا، خود کش حملے کا ارادہ کیا اور تلواریں زہر میں بچھا لیں۔ ابن ملجم کوفہ آ کر دیگر خوارج سے ملا جو خاموشی سے مسلمانوں کے اندر رہ رہے تھے۔ اس کی ملاقات ایک حسین عورت قطام سے ہوئی، جس کے باپ اور بھائی جنگ نہروان میں مارے گئے تھے۔ ابن ملجم اس کے حسن پر فریفتہ ہو گیا اور اسے نکاح کا پیغام بھیجا۔ قطام نے نکاح کی شرط یہ رکھی کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قتل کر دے اور کچھ دنیاوی مال بطور حق مہر مانگا تو وہ کہنے لگا کہ میں صرف جناب علی رضی اللہ عنہ کو قتل کر سکتا ہوں تو وہ اسی پر راضی ہو گئی کہ وہ جناب علی رضی اللہ عنہ کو قتل کر دے اور اپنا ایک چچا زاد بھائی "وردان" اس کی مدد پر مامور کر دیا۔ جب اس کے اس مقصد کا پتہ ایک اور خارجی شیب کو چلا تو اس نے ابن ملجم کو روکا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اسلام کے لیے خدمات کا حوالہ بھی دیا لیکن ابن ملجم نے اسے قائل کر لیا۔

اس نے نہایت ہی سادہ منصوبہ بنایا اور صبح تاریکی میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب فجر کی نماز کے لیے مسجد کی طرف آ رہے تھے تو اس نے آپ کے سر پر تلوار سے حملہ کر کے آپ کو شدید زخمی کر دیا۔ اس کے بقیے دو ساتھی جو حضرت معاویہ اور عمرو رضی اللہ عنہما کو شہید کرنے روانہ ہوئے تھے، ناکام رہے۔ برک بن عبداللہ، جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے گیا تھا، انہیں زخمی کرنے میں کامیاب ہو گیا لیکن انہوں نے

اسے پکڑ لیا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اس دن بیمار تھا، اس وجہ سے انہوں نے فجر کی نماز پڑھانے کے لیے خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا تھا۔ خارجی عمرو بن بکر نے انہیں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے دھوکے میں شہید کر دیا اس کے بعد وہ گرفتار ہوا اور مارا گیا۔

جناب علی رضی اللہ عنہ شدید زخمی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں کچھ وصیتیں کرنے کا وقت دے دیا، چنانچہ انہوں نے چند وصیتیں کیں، جو وصیتیں ان کے ذات پر کیچڑ اچھالنے والے کے منہ پر زبردست طمانچہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ ان کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں:

آپ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو بلوایا اور ان سے فرمایا:

میں تمہیں اور اپنی تمام اولاد اور اپنے تمام گھر والوں کو اللہ سے رزق کی وصیت کرتا ہوں جو تمہارا رب ہے اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ صرف اسلام ہی کی حالت میں جان دینا تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا، اس سے اللہ تم پر حساب نرم فرما دے گا یتیموں کے معاملہ میں اللہ سے رزق، ان پر یہ نوبت ہے انہیں دینا کہ وہ اپنی زبان سے تم سے مانگیں اور نہ ہی تمہاری موجودگی میں پریشانی میں مبتلا ہوں۔ اللہ سے رزق اور اللہ سے پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں بھی رزق کیونکہ تمہارے نبی کی نصیحت ہے

(طبری: 355، 3/2)

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

تمہارے موجود ہوتے ہوئے کسی پر ظلم نہ کیا جائے۔ اپنے نبی کے صحابہ کے بارے میں اللہ سے رزق رزق رزق پشت دکھانے، رشتوں کو توڑنے اور تفرقہ سے

بچتے رہنا، نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا اور نافرمانی اور سرکشی میں کسی کی مدد نہ کرنا، اللہ سے رتے رہنا کیونکہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے، اللہ تعالیٰ تمہاری، تمہارے اہل خاندان کی حفاظت کرے جیسے اس نے تمہارے نبی کریم کی حفاظت فرمائی تھی، میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور تم پر سلام اور اللہ کی رحمت بھیجتا ہوں۔

(طبری: 356، 3/2)

ان وصیتوں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں آپ کی رائے کیا تھی؟ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو خاص کر اس بات کی تلقین فرمائی کہ صحابہ کرام کو ساتھ ملایا جائے، ان سے تفرق نہ پیدا کیا جائے اور انہی کے ساتھ رہا جائے خواہ اس کے لیے انہیں کسی بھی قسم کی قربانی دینا پڑے چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت حسن نے یہی کیا اور قربانی کی ایک ایسی تاریخ رقم کی، جس پر ملت اسلامیہ قیامت تک فخر کرتی رہے گی۔

اپنے قاتل کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا وصیت فرمائی:

بنو عبدالمطلب! کہیں تم میری وجہ سے مسلمانوں کے خون نہ بہا دینا، اور یہ کہتے نہ پھرنا کہ امیر المومنین قتل کیے گئے ہیں (تو ہم ان کا انتقام لے رہے ہیں) سوائے میرے قاتل کے کسی کو قتل نہ کرنا، حسن! اگر میں اس کے وار سے مر جاؤں تو قاتل کو بھی ایک ہی وار میں ختم کرنا کیونکہ ایک وار کے بدلے میں ایک وار ہی ہونا چاہیے اس کی لاش کو بگاڑنا نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ تم لوگ مثلہ سے بچو۔

(طبری: 356، 3/2)

اس کے بعد 21 رمضان 40ھ کو فجر کی نماز کے وقت اسلام کا یہ بطل جلیل خوارج کی چالاکیوں کا شکار ہو کر

میشہ کیلئے امت محمدیہ کو داغ مفارقت دہ گیا
انا للہ وانا الیہ راجعون
اس کے بعد اس خارجی کو بھی قصاصاً قتل کر دیا
گیا

“خس کم جہا پاک”